بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیونکر فاش ہوا ؟

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیونکر فاش ہوا؟

(فرمودہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۲۴ء بعد نماز عصر بمقام مسجد اقصیٰ قادیان)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

بابیوں کے راز کا انکشاف

میں نے اس وقت اپنی جماعت کے احباب کو ایک خاص غرض کے لئے بلایا ہے۔ وہ غرض مختصراً یہ ہے کہ چند دن گذرے ہیں جبکہ میں تبدیلی آب و ہوا کے بعد قادیان آیا تو مجھے ایک شخص نے رپورٹ دی کہ قادیان میں بعض آدمی ایسے ہیں جو ظاہر میں اپنے آپ کو ہماری جماعت میں شامل کئے ہوئے ہیں لیکن ان کے دل اور ان کی توجہات درحقیقت ہمارے غیروں اور مخالفوں کے ساتھ ہیں۔ وہ یہاں ہمارے کہلا کر، ہمارے کام میں شریک ہو کر، ہماری جماعت کا پردہ اوڑھ کر، ہمارے دوست بن کر، ہماری اطاعت کا ادّعا کر کے اور اسلام کا دعویٰ کر کے درحقیقت اسلام کے خلاف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ خبر میرے لئے نہایت حیرت انگیز تھی اور جن کے متعلق یہ بتائی گئی تھی باوجود اس کے کہ ان میں سے ایک کے متعلق قریباً ایک سال سے میرے دل پر انکشاف ہو چکا تھا کہ اس کی روحانی حالت اچھی نہیں ہے اور میں نے بارہا مجالس میں اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ احمدیت اس کے دل میں رچی ہوئی نہیں ہے۔ جب وہ میرے سامنے آتا تو مجھے یہی معلوم ہوتا لیکن باوجود اس کے چونکہ ظاہر میں کوئی بات اس کے متعلق معلوم نہ تھی اور اس ہمدردی کی وجہ سے جو مرشد کو اپنے مرید سے ہوتی ہے جس کے باعث قدرتی طور پر اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے مرید پر الزام نہ آئے میں نے اطلاع دینے والے پر جرح کر کے اس الزام کو دور کرنا چاہا۔ لیکن جوں جوں جرح

کرتا ایسی ایسی باتیں نکلتی آتیں کہ میں حیران ہو کر یہ ماننے پر مجبور ہوتا کہ جھوٹ ایسا نہیں ہو سکتا اور بتانے والا اتنی علمی قابلیت نہیں رکھتا تھا کہ ایسی باتیں خود بنا لے۔ جب مجھے اس طرح یقین ہو گیا تو میں نے اسی وقت عزیز مکرم مرزا بشیر احمد صاحب، شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور شیخ یعقوب علی صاحب کو بلایا اور کہا کہ جرح کر کے دیکھیں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا یہ اطلاع ایسی ہے کہ اس کی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

وسوسہ اندازی کا طریق

وہ اطلاع یہ تھی کہ مولوی محفوظ الحق یہاں اس رنگ میں لوگوں سے باتیں کرتا ہے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ احمدیت سے خارج ہے مگر وہ دوسروں پر ایسے اثرات ڈالے کہ بہائی مذہب سچا ہے۔ مثلاً کوئی حدیث پیش کی اور کہہ دیا کہ بہاء اللہ پر یہ حدیث زیادہ عمدگی سے چسپاں ہوتی ہے۔ ہر شخص جو یہ بات سنتا یہ نہیں سمجھتا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہائیت کا اثر ڈالے بلکہ وہ یہی خیال کرے گا کہ کسی کے دل میں یہ اعتراض پیدا ہؤا ہے۔ اس کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ بھی سمجھتا ہے یا اسے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر جو اس نے بیعت کی ہے اس کے سامنے بھی اس نے پیش کیا ہو گا اور اس بات کو حل کرنا چاہتا ہو گا۔ اس کے علاوہ قدرتی طور پر یہ خیال نہیں آتا کہ مجھے اس نے تاڑ کر گمراہ کرنے کے لئے یہ بیان کیا ہے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو مخفی طور پر دوسروں کو پڑھنے کے لئے کتابیں دیتے ہیں اور صداقت سے دور رکھنے اور تاریکی میں ڈالنے کے لئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ کتاب مخفی رکھنا کیونکہ یہاں بعض ایسے متعصب لوگ ہیں کہ جس کے ہاتھ میں جس مذہب کی کتاب دیکھتے ہیں اسے اسی مذہب میں سے کہہ دیتے ہیں۔ یہ اس لئے کہا جاتا کہ تا کتاب پڑھنے والے کو اگر کوئی شک پیدا ہو تو کسی کے سامنے پیش نہ کرے اور نہ جواب لے۔

پھر بتانے والے نے بتایا کہ وہ ایک کتاب تیار کر رہے ہیں جو اس غرض کے لئے لکھی جا رہی ہے کہ اصل مہدی بہاء اللہ اور باب ہیں مرزا صاحب ان کا رستہ بتانے کے لئے آئے تھے۔ چونکہ دنیا کی حالت ایسی نہ تھی کہ بہاء اللہ کو مان سکے اس لئے خدا نے مرزا صاحب کو بھیجا کہ نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ منوائیں۔ جب لوگ یہ مان لیں گے تو پھر مصلح موعود پیدا ہو کر کہے گا کہ بہاء اللہ صاحب شریعت ہے اسے مانو۔

مزید تسلّی کی سعی اس قسم کی بہت سی باتیں بتائی گئیں جنہیں سن کر میں حیران تھا کہ کس طرح یہ لوگ یہ باتیں کر سکتے ہیں۔ جو کارروائی بتائی گئی تھی وہ چونکہ ایسی خلاف اخلاق اور خلاف شریعت تھی اور انسانیت سے بعید تھی کہ کوئی بھی شریف انسان ایسا کرنا پسند نہ کرتا اس لئے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ جو شخص خبر دے رہا ہے ممکن ہے اس کے دل میں ان سے کوئی بغض ہو۔ لیکن چونکہ بات ایسی تفصیلی اور مسلسل تھی کہ بناوٹ ایسی نہیں ہو سکتی تھی اس لئے میں نے اس کی تحقیقات کرنی چاہی۔ لیکن اس سے قبل میں نے تسلی کے لئے اس شخص کو جس نے بات بیان کی تھی کہا کہ ان کی وہ کتاب لے آؤ چاہے دس منٹ کے لئے ہی لاؤ۔ اس پر وہ کتاب لے آیا جو بہت ضخیم تھی اور کسی کاتب سے لکھوائی ہوئی تھی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کُتب کے مختلف حوالے اس طرح جمع کئے ہوئے تھے کہ معلوم ہوتا تھا ان سے لکھنے والے کی نیت کے خلاف کام لینا ہے۔ وہ کتاب دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ راوی کتاب بناوٹ سے نہیں بنا سکتا اور کاتب سے نہیں لکھوا سکتا اور نہ ہی یہ تیار کر سکتا ہے اگر اس کی بات میں بناوٹ ہوتی تو جب کتاب لانے کے لئے کہا گیا تھا کہہ دیتا وہ بھلا دیتے ہیں۔ اسے تو بہت پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن وہ لے آیا۔

باقاعدہ تحقیقات کا حکم اس مرحلہ پر پہنچ کر میں نے امور عامہ کو ہدایت دی کہ اس کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کرے اور اس کمیشن کے ممبر میاں بشیر احمد صاحب، شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری، مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب مجسٹریٹ تھے۔ ان کو ہدایت دی گئی کہ ان الزامات کی تحقیق کریں کہ یہ صحیح ہیں یا غلط اور جن کے خلاف لگائے گئے ہیں ان سے جواب لیں اور گواہ طلب کریں۔

قابلِ تحقیقات سوالات وہ سوال جو مقرر کئے گئے تھے یہ تھے:-

(۱) آپ قادیان کے بعض احمدیوں سے بہائی مذہب کے متعلق ایسے طرز پر گفتگو کرتے ہیں جس سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ بہائی مذہب کی عظمت اور دعویٰ کی صداقت لوگوں کے دلوں پر نقش کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) یہ کہ آپ نے بعض مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپ کی صداقت کے ثبوتوں کے متعلق ایسے رنگ میں سوالات اٹھائے ہیں جن سے معلوم ہوتا

ہے کہ بعض اعتراضات حضرت صاحب کے دعویٰ پر ایسے پڑتے ہیں کہ ہم ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور یہ سوالات ایسے لوگوں کے سامنے کئے گئے ہیں جو اپنی علمیت کے لحاظ سے ایسے نہ تھے کہ جن سے آپ استفاضہ کر سکیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کی غرض علمی تحقیقات نہ تھی بلکہ آپ شبہات پیدا کرنا چاہتے تھے۔

(۳) آپ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک کتاب ایسی تیار کر رہے ہیں جس میں آپ کا منشاء یہ ثابت کرنے کا ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ سچا تھا اور حضرت صاحب اس کے لئے بطور مؤید کے ہیں۔

(۴) آپ کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ نے الفضل کی ایڈیٹری کے زمانہ میں الفضل میں اور بعض دوسری تحریروں میں ایسے مضامین لکھ دیئے ہیں جن سے آپ حسب موقع ایک بہائی مذہب کی تائید میں کام لیں گے۔

(۵) یہ کہ آپ بہائیوں کی کتابیں لوگوں کو براہ راست یا اللہ دتہ کی معرفت جو اس امر میں آپ کا ساتھی بیان کیا جاتا ہے پڑھنے کے لئے دیتے ہیں اور ساتھ ہی ایسی باتیں کہی گئی ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مدِّ نظر تھا کہ وہ کتابیں لاجواب ہیں۔

(۶) بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے بعد نیا شرعی نبی اور قرآن کریم کے بعد نئی شریعت آسکتی ہے۔

(۷) کہا جاتا ہے کہ ایک نہایت ہی خطرناک رویّہ آپ نے یہ اختیار کیا ہے کہ آپ اپنی تمام کارروائیوں کو ایسی صورت میں مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے وہ لوگ جو اس زہر کا ازالہ کر سکتے ہیں آپ کی کارروائیوں سے بے خبر رہیں۔

(۸) یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ بعض لوگوں کو بہائی مذہب کی نماز لکھ کر یا لکھوا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح روزے بہائی مذہب کے مطابق رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نمازوں کے اوقات میں لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ نماز مسجد میں جا کر نہ پڑھیں بلکہ نماز دل کی ہے جہاں دل چاہے پڑھیں۔

(۹) یہ کہ آپ کے تعلقات معروف بہائیوں کے ساتھ ہیں اور ان سے خط و کتابت ہے اور ان سے کتابیں منگواتے ہیں۔ اور اس تجویز کی فکر میں بھی آپ ہیں کہ خاص آدمی بھیج کر کتابیں منگوائیں۔

(۱۰) علاوہ مذکورہ بالا طریقوں کے بعض اور طریقوں سے بھی آپ بہائی مذہب کی اشاعت اور سلسلہ احمدیہ کے کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
یہ امر تھے جن کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا تھا کمیشن نے جو تحقیقات کی وہ یہ ہے۔

کمیشن کی تحقیقات

(۱) مولوی محفوظ الحق صاحب علمی کے بیان اور گواہوں کی شہادت سے ثابت ہے
(۲) ایضاً " " " " " " " "
(۳) ایضاً " " " " " " " "
(۴) مولوی صاحب کے اپنے بیان سے صرف اس قدر ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے مضامین میں بہاء اللہ کے دعاوی کی تصدیق کو مدنظر رکھا ہے۔
(۵) مولوی صاحب کے اپنے بیان اور نیز شہادتوں سے ثابت ہے کہ مولوی علمی صاحب نے بعض لوگوں کو کتابیں خود یا ان کے مانگنے پر دی ہیں۔
(۶) ثابت ہے۔
(۷) مولوی صاحب کے اپنے بیان سے اخفاء تو ثابت ہے لیکن وہ اس کو سازش اخفاء تسلیم نہیں کرتے۔ مگر شہادتوں سے اور ان کے عام رویہّ سے اور خصوصاً حکیم ابو طاہر صاحب کی شہادت سے یہ بات ثابت ہے کہ نہ صرف اخفا کیا گیا بلکہ ایسے رنگ میں اخفاء کیا گیا کہ گویا مولوی صاحب کا یہ منشاء اور کوشش تھی کہ یہ بات ایسے اصحاب تک نہ پہنچے کہ جو اس کا ردّیا مقابلہ کر سکیں اور ان کو خفیہ خفیہ کمزور طبائع کے آدمی یا ناواقف لوگوں پر اپنا اثر ڈالنے اور بہائی تعلیم کے پھیلانے کا موقع مل جائے۔
(۸) یہ بات یقینی طور پر ثابت نہیں مگر مولوی صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے ان کی بیوی کو بہائی نماز سیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔ روزے رکھنا یا رکھوانا ثابت نہیں ہوا۔ لیکن اس کی تحقیق میں کمیشن نے زیادہ توجہ بھی نہیں کی کیونکہ ملزم نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا تھا کہ وہ بہائی ہے تمام بہائی تعلیمات اور عقائد کو مانتا ہے۔ مولوی صاحب نہیں مانتے لیکن حکیم صاحب کی شہادت سے یہ ثابت ہے کہ مولوی صاحب نے ان سے یہ اظہار کیا تھا کہ ان کے خیال میں نماز کے اوقات کی پابندی ضروری نہیں جس وقت دل میں

انشراح ہو پڑھی جاسکتی ہے۔

(۹) یہ ثابت نہیں ہوا۔ لیکن مولوی صاحب اتنا مانتے ہیں کہ وہ بعض بہائیوں سے ملتے رہے ہیں اور حشمت اللہ آگرہ والے کا ان کو ایک خط بھی آیا تھا۔ کتابیں منگوانے کے متعلق ہم نے زیادہ تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی۔ شاہدوں کے بیان میں ذکر آیا ہے مگر مولوی صاحب خود انکار کرتے ہیں۔

(۱۰) کسی خاص نئے طریقہ کا پتہ نہیں چلا اور نہ اس کی زیادہ تحقیق کی گئی۔

الزامات کا خلاصہ

نمبروار خلاصۃً جواب دینے کے بعد ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر غور کیا جائے تو مذکورہ بالا دس الزامات کا خلاصہ یہ دو باتیں ہیں۔

اول۔ آیا مولوی صاحب نے عام معروف مسلّمہ احمدی عقائد سے انحراف یا تبدیلی کر کے بہائی عقائد اور مذہب کو اختیار کر لیا ہے۔

دوم۔ آیا مولوی صاحب نے اس امر میں اپنا رویہ ایسا رکھا ہے کہ جس کو مجرمانہ اخفاء کہا جا سکے اور جو ایک سازش اور خفیہ زہر پھیلانے اور فتنہ پیدا کرنے کا حکم رکھتا ہو۔

امر اول بالبداہت ثابت ہے۔ مولوی صاحب اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ گواہوں کی شہادت اس کی مثبت ہے۔ نمونۃً مولوی صاحب کے بیانات سے مندرجہ ذیل فقرات پیش کئے جاسکتے ہیں۔

عقائد اسلامیہ سے انحراف

(الف) میں بہاء اللہ کو صادق سمجھتا ہوں۔

(ب) ان کا دعویٰ موعود کُل ادیان ہونے کا ہے۔

(ج) میں ان کو مسیح موعود مانتا ہوں بلکہ موعود کُل ادیان۔

(ح) مجھے بہائی مذہب سے کوئی اصولی اختلاف نہیں۔

(خ) میں بہائی ہوں۔

(د) میں باب کو مہدی معہود مانتا ہوں۔

(ذ) میں بہاء اللہ کو مرزا صاحب سے افضل سمجھتا ہوں

(ر) اگر مجھے کوئی ہدایت شوقی کی طرف سے آوے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے بھی اور وہ دونوں ٹکرا جائیں تو میں شوقی صاحب کی ہدایت کو ترجیح دوں گا۔

(ز) بعض احکام قرآن شریف کے ایسے ہیں جو بہاء اللہ کی وحی کے ماتحت تبدیل ہو گئے ہیں۔
(س) بعض حالات کے لحاظ سے میں بہاء اللہ کو آنحضرت ﷺ سے افضل سمجھتا ہوں۔
(ش) میں پانچ اسلامی نمازوں کا پڑھنا فرض نہیں سمجھتا۔
(ص) میں روزانہ تین بہائی نمازیں پڑھتا ہوں۔
(ض) بہائی فرض نماز جو نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔
(ق) اسلامی روزے رمضان کے اب فرض نہیں رہے
(ک) تحویل قبلہ اب عکّہ کی طرف ہو چکی ہے۔
(گ) میں لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسٰى [1] کا مصداق بہاء اللہ کو مانتا ہوں۔ میرے نزدیک مہدی اور مسیح دو شخص ہیں۔
(ف) نزول ابن مریم کی حدیث بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ ضمناً مرزا صاحب کے متعلق۔
(ل) لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقاً- [2] کی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے۔
(م) میں کبھی نماز عکّہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھتا ہوں۔ جب مساجد میں پڑھتا ہوں تو مکہ کی طرف منہ کر کے پڑھتا ہوں۔

بیانات مندرجہ بالا سے یہ بات اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نہ صرف مخصوص عقائد احمدیہ سے بلکہ عام مسلّمہ عقائد اسلامیہ سے منحرف ہیں جس کا وہ کھلم کھلا اقرار کرتے ہیں۔ گو وہ ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ میں مرزا صاحب اور آنحضرت ﷺ کو راست باز سمجھتا ہوں۔

خفیہ کارروائی اور اس کی بیہودہ وجہ

امر دوم کے متعلق جیسا اوپر بھی لکھا جا چکا ہے مولوی محفوظ الحق صاحب خود تو کھلم کھلا اقراری نہیں ہیں مگر اخفاء کو تسلیم کرتے ہیں لیکن جو غرض وہ اس اخفاء کی بیان کرتے ہیں وہ نہ صرف ناقابل تسلیم بلکہ مضحکہ انگیز ہے۔ یعنی یہ کہ احمدیوں کو تکلیف نہ ہو۔ بات یہ ہے جیسا کہ شہادت سے پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے انہوں نے مجرمانہ اخفاء کیا ہے اور اس بات کی کوشش میں رہے ہیں کہ خفیہ خفیہ اپنے بہائی عقائد کی زہر پھیلائیں تاکہ کھلم کھلا اظہار سے قبل ایک جماعت قائم ہو جائے۔ اور زیادہ قابل افسوس یہ جرم کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی مخفی تبلیغ کے لئے ان لوگوں کو چنا کہ جن کے متعلق وہ کسی وجہ سے یہ سمجھتے تھے کہ ان پر میں اپنا اثر ڈال سکوں گا۔

جُرم ثابت ہے یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ ایک شخص ایک لمبے عرصہ سے بہائی مذہب اختیار کر چکا ہے لیکن وہ اس کا اعلان نہیں کرتا اور جس انتظام میں وہ منسلک ہونا ظاہر کرتا ہے اس کے امام یا کسی ذمہ دار شخص کے سامنے اپنے نئے عقائد کا اظہار نہیں کرتا بلکہ خفیہ خفیہ اور اخفاء کی تاکید کرتے اور اقرار لیتے ہوئے ناواقف شخصوں کے سامنے اپنے خیالات کو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ گویا وہ ان خیالات کی تبلیغ و تلقین کرنا چاہتا ہے پھر وہ مدعی بنتا ہے کہ اس کی نیت صالح ہے۔ جس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جب مولوی محفوظ الحق صاحب کو یہ پتہ لگا کہ حکیم ابو طاہر صاحب جن کو وہ گاہے گاہے اپنے عقائد کی تلقین کرتے رہتے تھے اب واپس وطن کو جانے والے ہیں تو انہوں نے خاص طور پر ان سے کہہ کر الگ بات کرنے کے لئے وقت لیا۔ تین دن کے لئے تین تین گھنٹے وقت مانگا اور پھر ان کو الگ لے جا کر مخفی طور پر سلسلہ احمدیہ سے بدظن کرنے اور بہائی عقائد کو منوانے کی کوشش کرتے رہے اور ساتھ ہی ان کو یہ تاکید بھی کر دی کہ کسی سے اس امر کا ذکر نہ کریں۔ گویا کہ ان کے لئے ازالۂ شکوک کا دروازہ بھی بند کرنا چاہا۔ اسی طرح اور شہادتوں اور قرائن سے ثابت ہے کہ مولوی محفوظ الحق صاحب اور ان کے ساتھی خطرناک اخفاءِ مجرمانہ کے مرتکب ہوئے ہیں اور سازش اور فتنہ کا رنگ اختیار کیا ہے۔

اللہ دتہ کا جُرم جو دو باتیں ہم نے دس الزامات کا خلاصہ نکالا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ماسٹر اللہ دتہ عبد الصمد ملزم نمبر۲ کے متعلق ہم مندرجہ ذیل نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو بہائی کہلانے سے انکاری ہے مگر اس کے مجموعی بیان سے اور اس کی ان کارروائیوں سے جو وہ بہائی مذہب کی تائید میں وقتاً فوقتاً کرتا رہا ہے اور گواہوں کی شہادت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دراصل وہ بہائی مذہب کا مصدق ہے اور بہائی مذہب کے لئے اس کی تبلیغی کوششیں علمی صاحب کی کوششوں نے بھی ظاہر طور پر زیادہ نمایاں ہیں۔ وہ شریعت جدیدہ کا مجوز ہے اور دَورِ اسلام کو ختم سمجھتا ہے اور حضرت مسیح موعود کو اپنی ایک من گھڑت اصطلاح کی رُو سے کسی اصل مسیح موعود کا ظل مانتا ہے۔ اور وہ نوجوان ناواقف احمدیوں بلکہ بالکل جاہل ناخواندہ دیہاتیوں تک اپنا اثر پھیلانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اپنے رفیق مولوی علمی صاحب کی طرح یہ بھی اخفائے مجرمانہ اور سازش اور فتنہ کا مرتکب ہوا ہے۔

مہر محمد خاں کا ذکر

نوٹ۔ گو ہمیں مہر محمد خان کے متعلق کسی تحقیق کرنے کے لئے نہیں کہا گیا تھا اور استغاثہ نے ان کو صرف بطور شاہد کے پیش کیا تھا لیکن ان کے بیان اور شہادات سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی بہائی مذہب کے مصدق ہیں اور علمی صاحب کے ساتھ مل کر ان کی کارروائی میں مددگار رہے ہیں لیکن چونکہ ہم نے ان کے متعلق بطور ملزم کے تحقیق نہیں کی اس لئے اپنی کوئی قطعی رائے نہیں پیش کر سکتے۔ لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے متعلق بھی مناسب کارروائی ہونی چاہئے۔ یہ ممکن ہے کہ ان کی حالت ابھی تک قابل اصلاح ہو۔ مرزا بشیر احمد بقلم خود محمد صادق۔ عبد الرحمن مصری۔ محمد شریف۔

اب میں ان کے بیانات سناتا ہوں۔ مولوی محفوظ الحق علمی کا بیان سنتے وقت یہ بھی خیال رکھیں کہ پہلے پہلے کیا بیان دیا ہے اور بعد میں کیا بتایا ہے۔ نیز دس سوالوں کا جس طرح جواب دیا گیا ہے اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیسی نیک نیتی سے دیا گیا ہے۔ آگے جرح میں بالکل اس کے خلاف ہو جاتا ہے۔ بیان یہ ہے۔

بیان محفوظ الحق

میں یہ عرض کر سکتا ہوں۔ اس کے متعلق بعض کتابیں ماسٹر نواب دین صاحب کے ذریعہ مجھے ملی ہیں جو بہائی مذہب کے متعلق ہیں۔ ان کے بعض حصے مجھے پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور بعض مکمل طور پر پڑھی ہیں۔ میں سلسلہ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا اور حضرت صاحب کو منجانب اللہ راستباز سمجھتا ہوں جیسا کہ پہلے سمجھتا تھا۔ اس سلسلہ میں ضرور بعض دوستوں سے اس قسم کی گفتگو ہوتی رہی ہے بلکہ بعض علماء سے بھی خود علمی طور پر اس کے متعلق تذکرہ کرتا رہا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں تحقیقات کے طور پر میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھتے ہوئے بھی بعض امور میرے ذہن میں آئے ہیں جن کے متعلق میں خود کئی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کرنے کا ارادہ کرتا تھا لیکن ابھی تک کوئی موقع پیش نہیں آیا۔

سوال اول کا جواب:۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں جو کتابیں میں نے اس وقت تک پڑھی ہیں اگر ان میں جو واقعات ہیں وہ سچ ہیں تو بہاء اللہ کو مفتری نہیں کہتا اور اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب کو بھی مفتری نہیں کہتا۔

سوال - کیا آپ ان واقعات کو سچے سمجھتے ہیں۔

جواب - میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں ان واقعات کے وقت نہ تھا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو واقعات ہیں ان کے متعلق مجموعی حیثیت میں واقعات اور بیانات کے لحاظ سے میں ان کو مفتری نہیں کہہ سکتا (اس وقت جو میرے دل کی حالت ہے وہ یہ ہے)

سوال :- کیا آپ حالت معلق میں ہیں یا ان کو صادق سمجھتے ہیں۔

جواب :- میں ان کو صادق سمجھتا ہوں۔

سوال :- ان کا دعویٰ کیا ہے؟

جواب :- ان کا دعویٰ موعود ہونے کا ہے۔

سوال :- آپ بھی ان کو موعود مانتے ہیں؟

جواب :- اس کتاب میں جو دلائل لکھے ہیں ان سے مانتا ہوں۔ ہاں موعود مانتا ہوں۔

سوال :- دعویٰ کیا ہے ان کا؟

جواب :- موعود کل ادیان ہونے کا ہے۔ نبی کا لفظ وہ اپنے لئے نہیں بولتے۔

سوال: آپ ان کو نبی مانتے ہیں؟

جواب :- ان کا بیان ہے۔ ہر دور میں جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے وہ اپنی طرف سے اصطلاحات بھی لاتا ہے۔ نبوت اور رسالت کی اصطلاحات آنحضرت ﷺ کے ساتھ ختم ہوئیں۔ بہاء اللہ کی اصطلاح میں لفظ اور ہے۔ بہاء اللہ کی کتاب میں ان کے اپنے متعلق میں نے کوئی لفظ نبی یا رسول کا نہیں دیکھا۔ ہاں ایک اور بہائی عالم کی کتاب میں بحث القاب کے ماتحت یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر دور جو کسی مامور الٰہی کے ظہور سے شروع ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ جہاں اور امور لاتا ہے اصطلاحات بھی ساتھ لاتا ہے اس لئے بہاء اللہ کو نبی یا رسول نہیں کہتے کیونکہ ان کے دور میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ بہاء اللہ کی کتاب اقدس کے مطابق انہوں نے دعویٰ مسیح موعودؑ ہونے کا کیا ہے جیسا کہ یہ فقرہ ان کی کتاب سے ہے۔ اِنَّہٗ اَتٰی مِنَ السَّمَآءِ کَمَا اَتٰی اَوَّلَ مَرَّۃٍ [۳]۔ میں ان کو مسیح موعود مانتا ہوں بلکہ موعود کل ادیان۔ ساتھ ہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو راست باز اور ایک رنگ میں مسیح موعود مانتا ہوں۔ بہاء اللہ نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ جتنا میں نے اس وقت تک دیکھا ہے۔ اس کے لحاظ سے مجھے بہائی مذہب سے کوئی اصولی اختلاف نہیں۔ اسلام اور بہائی مذہب کے اصولوں میں میرے خیال

میں کوئی اختلاف نہیں۔ میں بہائی ہوں۔ احمدی بھی ہوں۔ میں مسلمان ہوں۔ میں بابی بھی ہوں۔

بابی جو سید علی محمد باب کو مہدی موعود مانتے ہیں۔ میں ان کو مہدی موعود مانتا ہوں۔ اس لحاظ سے بابی ہوں۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہائی مذہب کے خلاف جہاں تک میں نے مطالعہ کیا کچھ نہیں لکھا۔ تائید کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت اقدسؑ کے بیانات سے کثرت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہائیوں کے خیالات کی تائید کرتے ہیں۔

سوال۔ جو بہائی نہ ہو اس کو کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ میں اس کا جواب ایسی جلدی میں نہیں دے سکتا میں حضرت اقدس مرزا صاحب کو ایک رنگ میں مہدی موعود مانتا ہوں۔ مجھے حضرت مرزا صاحب کے کسی الہامی عقیدہ سے اختلاف نہیں اجتہادی امور کے ساتھ اختلاف ہو سکتا ہے۔ اختلاف کی کوئی مثال اس وقت عرض نہیں کر سکتا۔ دعاوی اور بیانات کے لحاظ سے چونکہ دعویٰ بہاء اللہ کا حضرت صاحب سے عظیم ہے اس واسطے میں بہاء اللہ کو مرزا صاحب سے افضل سمجھتا ہوں۔ عبد البہاء عباس خلیفہ تھے۔ اس وقت جانشین شوقی آفندی ہے۔ ان کی اطاعت کے متعلق میں اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کوئی ہدایت ان کی طرف سے آئے کوشش کروں گا کہ اطاعت کروں۔ اگر کوئی ہدایت شوقی صاحب کی طرف سے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے بھی اور وہ ٹکرا جائیں تو شوقی صاحب کی ہدایت کو ترجیح دوں گا۔ جب میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا اس وقت میرے بہائی خیالات نہ تھے۔ نہ ان کے متعلق کچھ علم تھا۔ میں تین سال سے بہائی کتب کا مطالعہ کر رہا ہوں اور ساتھ ہی حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ چونکہ حضرت صاحب کی کتابوں میں بکثرت ایسی باتیں ہیں جو بہائی خیالات کی مؤید نظر آتی ہیں اس لئے اور بھی مجھے ان کی طرف توجہ پیدا ہوئی حضرت مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ ایک طرح سے کیا ہے یہ ان کی اصطلاح ہے۔

سوال:۔ کیا آپ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو خطا سے خالی سمجھتے ہیں؟

جواب:۔ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کی جو کیفیت ہے اسی کے مطابق میں ان کو تسلیم کرتا ہوں۔ بعض الہامات ایسے ہیں جن کے بعض اجزاء حضرت صاحب پر مشتبہ رہے اور ان کے متعلق خود حضرت صاحب نے لکھا کہ یہ حصہ الہام کا مشتبہ رہا۔ بعض الہامات کے متعلق حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے بعض حصے میں بھول گیا۔ بعض الہامات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ بعض کے متعلق یہ حالت ہے کہ ان کا مطلب ایک وقت کچھ سمجھا

گیا دوسرے وقت کچھ نکلا- بعض الہامات ایسے ہیں جو میرے نزدیک قرائن کی وجہ سے بہاء اللہ یا کسی اور شخص کے متعلق معلوم ہوتے ہیں- بعض بہاء اللہ کے متعلق میرے خیال میں ہیں- وہ اور کسی کے متعلق نہیں- میرا خیال حالات موجودہ کے لحاظ سے یہ ہے کہ چونکہ مقصد خدا اور صرف خدا ہے اس لئے جو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے کے مدعی ہوئے میں نے ان کو اس لئے مانا ہے کہ وہ خدا کی طرف بلاتے ہیں-

سوال:- وہ کون سے دوست ہیں جن سے آپ کی گفتگو اس کے متعلق ہوئی؟

جواب- غالباً شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری- حافظ مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری- مولوی محمد امین صاحب جو خود مجھ سے گفتگو کرتے رہے ہیں-

سوال:- یہاں بہائی خیالات کے احمدی اور بھی ہیں؟

جواب- میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے سوائے کوئی اور ہے میرا خیال ہے کہ اللہ دتہ بہائی مذہب کی طرف مائل ہے- حافظ روشن علی صاحب سے بعض دفعہ بہائی مذہب کے متعلق گفتگو کی ہے- اور جن کا میلان ہے میں اس واسطے ان کا نام نہیں لیتا کہ وہ اپنے کسی فیصلے کے متعلق خود ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں اور اس واسطے بھی نام نہیں لیتا کہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچے-

بعض احکام قرآن شریف کے ایسے ہیں جو بہاء اللہ کی وحی کے ماتحت تبدیل ہو گئے ہیں- بعض حالات کے لحاظ سے میں بہاء اللہ کو آنحضرت ﷺ سے افضل سمجھتا ہوں- میں پانچ اسلامی نمازوں کا پڑھنا فرض نہیں سمجھتا مگر پڑھتا ہوں کیونکہ شریعت بہاء اللہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے- بہاء اللہ نے بھی ایک نماز فرض کی ہے وہ تین نمازیں روزانہ ہیں اور میں پڑھتا ہوں- تین سال سے میں بہائی ازم کا مطالعہ کر رہا ہوں اب جب علیگڑھ سے واپس آیا ہوں اس وقت سے موجودہ کیفیت ہے- یعنی بہائی ہوں- بہائی فرض نماز جو نہ پڑھے وہ گنہگار ہے چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اجازت دی ہے کہ ایک شخص کفر و اسلام کے مسئلہ میں بھی آپ سے اختلاف رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ رہ سکتا ہے اس لئے اس سلسلہ میں اسی طرح میں بھی رہا ہوں اور میں قریب ہی ارادہ کر رہا تھا کہ یہ باتیں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کروں گا- چونکہ شریعت جدید کا ظہور ہو گیا ہے اس واسطے اسلامی روزے رمضان کے اب فرض نہیں- میں نے ماہ مارچ میں بہائی اِزم کے ماتحت کوئی روزے نہیں رکھے- حج کعبہ کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ فرض ہے یا نہیں- تحویل قبلہ عکّہ کی طرف ہو چکی ہے- میں

کبھی نماز عکّہ کی طرف منہ کرکے بھی پڑھتا ہوں۔ جب مساجد میں پڑھتا ہوں تو مکہ کی طرف منہ کر کے پڑھتا ہوں زکوٰۃ کے متعلق مجھے معلوم نہیں فرض ہے یا نہیں۔ میں نے ایک تصنیف کرنے کے واسطے نوٹ کئے ہیں۔ ابھی تک اس کا نام میرے خیال میں نہیں میں وہ نوٹ دکھا سکتا ہوں وہ ایک رجسٹر تھا تین چار سال ہوئے اس پر لکھا تھا "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" مگر ضروری نہیں کہ یہ اس کا نام ہو۔ سوائے ماسٹر اللہ دتہ کے وہ نوٹ میں نے اور کسی کو نہیں دکھائے۔ میں نے جن علماء سے پہلے گفتگو کی انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اس واسطے بعد میں ان سے گفتگو نہ کی۔ اب میرا ارادہ تھا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی معلومات پیش کروں۔ مجھے ماسٹر نواب الدین سے کتاب الاقدس بعد جلسہ ملی اور اسی کے مطالعہ سے مجھ پر زیادہ اثر ہوا۔ حشمت اللہ بہائی سے میں آگرہ میں ملتا تھا اور بطور محقق گفتگو کرتا تھا مگر اس وقت مجھ پر یہ اثر نہ تھا حشمت اللہ سے بعض دفعہ خط و کتابت رہتی ہے اس نے لکھا تھا کہ ایسی تجویز کرو کہ ان کے مضمون ہمارے اخباروں میں اور ہمارے ان کے اخباروں میں شائع ہوں۔ راولپنڈی کے پریتم سنگھ سے میری کوئی خط و کتابت نہیں۔ میں نے کوشش کرکے کسی کو بہائی مذہب کی کتب نہیں دیں۔ لوگ خود لے جاتے ہیں۔ مثلاً مہر محمد خاں صاحب۔ حکیم ابو طاہر صاحب مولوی ظل الرحمن صاحب نے کتابیں لیں اور ماسٹر اللہ دتہ صاحب نے۔ میں نے یہ ضرور کہا کہ مخفی رکھنا تا کہ کسی احمدی کو تکلیف نہ ہو۔

سوال:۔ آپ نے ان عقائد کی کسی اور کو تلقین کی؟

جواب:۔ لوگوں سے تذکرہ ہوتا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں انہیں مذکورہ بالا لوگوں سے جو کتابیں لے گئے تھے بہائی مذہب کے متعلق تذکرہ ہوتا رہا۔ اور میں نے ان سے کہا کہ یہ مذہب بہائی سچا ہے۔ میں نے ان سے تذکرہ کیا اور اپنا خیال ظاہر کیا اور اس نیت سے کیا کہ وہ بھی اس کو قبول کریں۔

سوال میر محمد اسحٰق صاحب۔ میں آپ کا ہمسایہ ہوں مجھے کیوں تلقین نہ کی؟

جواب۔ وہ لوگ ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے ان سے گفتگو چھڑ گئی۔

میں نے جن دوستوں سے تبلیغی گفتگو کی۔ تذکرہ ہوا ان میں سے بعض کو میں نے ضرور کہا کہ اس کو مخفی رکھیں قبل اس کے کہ میں اس کو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں کہوں اس کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بعض ضعیف القلب احمدیوں کو ممکن ہے کہ تکلیف ہو رات جو باتیں میں نے حکیم ابو طاہر سے کہیں وہ اسی رنگ میں تھیں کہ کسی اور پر ظاہر نہ ہوں۔ میں نے

کہا کہ بعض حصے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے پورے نہیں ہوئے مگر وہ راستبازی میں مخل نہیں۔ مضمون میثاق النّبیّن میں جو میں نے لکھا ہے کہ موعود آگیا اس میں اول درجہ بہاء اللہ ہیں دوم درجہ پر مرزا صاحب۔ میں نے کسی سے ایسا نہیں کہا نہ مجھے معلوم ہے کہ کسی اور نے کہا کہ الفضل میں بعض ایسے مضامین لکھے گئے ہیں جن سے بعد میں بہائی ازم کی تائید نکلے۔

عبدالجبار سے میری ملاقات اور گفتگو متعلق بہائی ازم ہوتی رہی۔ اس وقت کچھ اختلاف یا اتفاق ان کے ساتھ نہ کرتا تھا۔ علیگڑھ میں بھی دو ایک کتابیں دیکھی ہیں میری بیوی کہتی ہے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ تین بہائی نمازیں نہیں پڑھتی۔ ان نمازوں کی فرضیت کا ظہور اس وقت ہوگا۔ جب بیت العدل اعظم قائم ہوگا۔ میں نے اپنی بیوی کو بہائی تذکروں کے وقت یہ بھی کہا تھا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ میرا ارادہ ہے کہ جس عقیدہ پر قائم ہو چکا ہوں۔ اس کو لوگوں تک پہنچاؤں۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح فرمادیں کہ تم خاموش رہو اور اپنے عقیدہ کا اوروں کے سامنے اظہار نہ کرو تو میں حالت موجودہ میں اس حکم کی تعمیل اس وقت تک کروں گا جب تک کہ مجھے اس کے اظہار کی خواہش نہ پیدا ہو۔

سوال:۔ کیا آپ نے کوئی ارادہ و کوشش یا تجویز اس امر کے متعلق کی کہ بغیر عام اعلان کے کوئی اس امر کو قبول کرلے۔

جواب:۔ میں نے کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی بعض دوستوں سے تذکرہ ہوتا رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا حالات پیش آتے۔ ممکن تھا کہ میں اعلان کرتا ممکن تھا نہ کرتا۔ یاد نہیں کہ کسی کے سامنے بہائی تین نمازیں پڑھی ہوں۔ ہم نے دہلی سے کوئی کاتب کتاب لکھوانے کے لئے نہ منگوایا تھا۔ میرا دوست ہے ملنے آیا تھا احمدی ہے۔ کتابت بھی کرتا ہے وہ کاتب یہاں دو تین ماہ رہا۔ میں نے اللہ دتہ کو کہا تھا کہ یہ نوٹ بک کسی کو نہ دکھائیں جس سے کسی احمدی کو تکلیف ہو۔ اس واسطے میں نے اس کو مخفی رکھا کہ کوئی شخص اصل بات کو نہ سمجھ کر مسیح موعود کو بھی نہ چھوڑ دے۔

علمی پریس کا میں مالک ہوں ایک اور شخص بھی شریک ہیں جو بہائی ہیں۔ علیگڑھ میں جج صاحب کے ساتھ معمولی طور پر کبھی ذکر بہائی مذہب کا ہوا۔ پریس جاری کرنے میں منشاء تجارتی تھا کہ اس سے گزارہ چل جائے اشاعت لٹریچر کا بھی خیال تھا کبھی ایسا خیال نہیں ہوا کہ اس پریس کو قادیان میں لایا جائے۔ وہ پریس پانچ چھ ماہ سے قائم ہے۔ الفضل میں جو مضامین لکھے تھے۔ اپنے نقطہ خیال

سے لکھے تھے۔ یعنی بہاء اللہ بھی صادق۔ حضرت صاحب بھی صادق لَا مَھْدِیَّ اِلاَّ عِیْسٰی والی حدیث کو مانتا ہوں اور اس کا مصداق بہاء اللہ کو جانتا ہوں۔ میں "برھان الصحیح" کے مناظرے اس امر میں متفق ہوں کہ مہدی اور مسیح دو شخص ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق کہ مہدی بہت سے ہیں۔ ازانجملہ مہدیٔ ہند حضرت مرزا صاحب بھی۔

نزول ابن مریم کی حدیث بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ ضمناً مرزا صاحب کے متعلق۔ لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً والی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے کیونکہ وہ صاف طور پر فارسی تھے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نہیں یا دعویٰ ہے مگر دلائل نہیں تو اب بھی اس خیال کو چھوڑنے کے واسطے تیار ہوں۔ میری بیوی نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ بہائی نماز یاد کرے مگر اب تک نہیں کی۔ میری بیوی نے جتنا احمدیت کو سمجھا تھا اس سے زیادہ بہائی ازم کو سمجھا ہے۔ میں نے کتاب اقدس کے بعض حصے اپنی بیوی کو پڑھ کر سنائے ہیں۔ جتنا یقین احمدیت کو قبول کرنے کے وقت مجھے تھا اتنا اب بہائی ازم پر ہے۔

(دستخط) محفوظ الحق علمی

بیان مہر محمد خان

مولوی محفوظ الحق صاحب نے مجھے کوئی کتاب بہائی ازم پر نہ دی نہ میں نے ان سے لی۔ البتہ ان کی بیٹھک میں مَیں نے ایک کتاب پڑی دیکھی اور اٹھا کر پڑھی۔ میں بہائی نہیں ہوں مجھے معلوم نہیں کہ مولوی محفوظ الحق صاحب بہائی ہیں یا نہیں لیکن وہ اس کا مطالعہ رکھتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ اس کے مکذّب نہیں۔ وہ بہاء اللہ کے دعاوی الہام کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان سے باتیں بہائی ازم پر ہوتی رہتی ہیں۔ میں ان کے ہاں کھانا کھاتا ہوں ہر قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے مجھے ایسا کہا ہے کہ بہائی ازم کو سوچنا چاہئے غور کرنا چاہئے۔ میرے سامنے کبھی اور کوئی آدمی ان کے پاس خصوصیت سے نہیں آیا۔ عام طور پر لوگ آتے ہیں محمد الدین اور حافظ عبدالرحمٰن دو طالب علم بھی ان کے پاس آتے ہیں وہ مولوی علمی صاحب بہاء اللہ کو راستباز سمجھتے ہیں۔ میں نے کبھی کوشش نہیں کی کہ بہاء اللہ کو جھوٹا کہوں کیونکہ میں نے اس کے متعلق دیکھا نہ تھا۔ میں اس کو مفتری یا پاگل نہیں جانتا۔ میرے نزدیک اس کا دعویٰ صحیح ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کی طرف سے الہام پانے کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ سچا ہے۔ میں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ

بہاء اللہ افضل ہے یا حضرت مرزا صاحب۔ بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میں اس دعویٰ میں ان کو سچا سمجھتا ہوں۔ میں بہاء اللہ کو نبی سمجھتا ہوں۔ اس نے تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں اس کو اس دعویٰ میں سچا سمجھتا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ قرآن شریف کے کچھ احکام منسوخ ہوئے ہیں یا نہیں۔ جلسہ کے بعد سے میرے ایسے خیالات ہیں۔ کتاب مبین میں نے مولوی صاحب کے مکان پر دیکھی ہے۔ میں قرآن شریف کے تمام حکموں پر ایمان لاتا ہوں۔ اور ان پر عمل کرتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کا ارادہ کوئی کتاب لکھنے کا ہے ہاں ان کا یہ ارادہ ہے کہ اس سارے معاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کریں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اب تک مولوی صاحب نے اس کا اخفاء کیوں رکھا۔ ماسٹر اللہ دتہ صاحب سے میری معمولی ملاقات ہے۔ سید عبد اللہ سے میں واقف ہوں۔ میں نے ان کو کوئی کتاب "مقالہ سیاح" انگریزی نہیں دی۔ مسٹر حشمت اللہ کو بھیجنے کے واسطے میں نے کوئی کتاب نہیں دی۔ میں نے عبد اللہ کو کتاب "کلمات مکنونہ" پڑھنے کے واسطے دی تھی۔ یہ کتاب مسٹر حشمت اللہ نے مجھے آگرہ میں دی تھی اور بہتوں کو بھی دی تھی میرے ساتھ حشمت اللہ کی خط و کتابت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ دتہ نے روزے بہائی رکھے ہوں۔ میں روزانہ صبح عبد اللہ کے مکان پر نہیں جاتا۔ کہیں اتفاقی ملاقات ہوتی ہے "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" جو مولوی محفوظ الحق صاحب لکھ رہے ہیں میں نے نہ دیکھا اور نہ پڑھا۔ یہ مجھے علم ہے کہ وہ کچھ نوٹ کر رہے ہیں۔ میں نے ان نوٹوں کے لکھنے میں کچھ مدد نہیں کی۔ الفضل میں جو مضامین نکلے ہیں ان کے متعلق کوئی خاص گفتگو مولوی علمی صاحب سے نہیں ہوئی۔ جب میں "ٹری ٹوریل" میں تھا میری کوئی خط و کتابت علمی صاحب سے نہیں ہوئی۔ میرا فیصلہ متعلق بہاء اللہ کہ وہ مفتری نہیں جلسہ سے بعد کا اور "ٹری ٹوریل" پر جانے سے قبل کا ہے۔ مولوی علمی صاحب نے کہا تھا کہ یہ معاملہ اہم ہے۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنی چاہئے۔ میں نے کہا جب کوئی کتاب نہیں تو کیا تحقیقات کریں۔ اس پر وہ "کتاب مبین" ماسٹر نواب الدین سے لائے اور میں نے پڑھی۔ جنوری میں پڑھی۔ بہاء اللہ کی تصنیف ہے۔ جو رسالہ میں آگرہ سے لایا میں نے پڑھا۔ وہ تراجم اقوال بہاء اللہ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس سے قبل بات کھل کر مولوی صاحب کا خیال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوتا تو اچھی بات تھی۔ میرے سامنے مولوی محفوظ الحق صاحب نے کبھی حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مولوی محفوظ الحق علمی صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ بعد قرآن نئی شریعت آسکتی ہے۔ مولوی محفوظ الحق

صاحب نے میرے علم میں کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جو بہائی مذہب کے مطابق اور خلاف اسلام ہو۔ انہوں نے سود کے متعلق یہ کہا ہے کہ قرآن شریف سے ایسا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ قطعاً بند ہے۔ انہوں نے تعدّد ازدواج کے متعلق یہ رائے دی ہے کہ تعدّد ازدواج نہیں چاہئے۔ پردے کے متعلق بھی وہ اس سختی کے قائل نہیں جو مروّجہ ہے۔ مولوی صاحب کے ساتھ قیامت کے وجود کے متعلق کبھی گفتگو نہیں ہوئی۔

شیخ یعقوب علی صاحب نے فہرست مضامین "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" دکھائی اور سوال کیا کہ ان مضامین کے متعلق آپ کو کیا علم ہے۔ مہر محمد خاں صاحب نے جواب دیا کہ ان میں سے بعض کے متعلق مولوی محفوظ الحق صاحب سے گفتگو ہو چکی ہے۔ ان میں سے نفخ صور، معیار صداقت، انتشار روحانیت، وحدت احکام کے متعلق تذکرہ ہوا۔ منشی اللہ دتہ عمر کے خط کو میں نہیں پہچانتا۔ برہان صریح میں نے غلام رسول صاحب اور ماسٹر نذیر احمد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی۔ ماسٹر صاحب کے ساتھ بہائی مذہب کا ذکر ہوا تھا، تب کتاب دی تھی عید ادھوبی کے مکان پر جہاں ماسٹر اللہ دتہ رہتے ہیں اور علمی صاحب ایک دفعہ رات کو گئے تھے۔ عشاء سے تھوڑا بعد۔ غالباً عشاء کے وقت۔ مولوی صاحب کو ان سے ملنا تھا۔ میں بھی ساتھ چلا گیا۔ ماسٹر اللہ دتہ وہاں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ مولوی اللہ دتہ کے پاس جو نوٹ بک ہے۔ میں نے دیکھی ہے ۴۔ مارچ سے میں نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔

(دستخط) مہر محمد خاں شہاب

ان بیانات کے بعد تجویز ہوئی۔ کہ مہر محمد خاں کو دوبارہ بلا کر موقع دیا جائے کہ اگر اسے کچھ تردّد ہو تو سمجھایا جائے۔ اس پر جو کارروائی ہوئی وہ یہ ہے۔

(نوٹ) مہر محمد خاں کو دوبارہ بلا کر پوچھا گیا کہ اگر وہ کسی حالت تردد میں ہو تو اس کو سمجھایا جاۓ اس نے کہا کہ میں فیصلہ کر چکا ہوں اور میں اس پر کچھ بحث و گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ اور مولوی محفوظ الحق صاحب کا سارا بیان مہر محمد خاں کو سنایا گیا اور اس نے اس کی تائید کی اور کہا میں بہاء اللہ کو راستباز سمجھتا ہوں جو کچھ اس نے کہا میں سب مانتا ہوں۔

بیان اللہ دتہ

میرا نام عبدالصمد ہے۔ میرا سابق نام اللہ دتہ ہے میں بہائی نہیں ہوں۔ میں بہاء اللہ کو اس کے دعاوی میں نہ سچا سمجھتا ہوں اور نہ جھوٹا کیونکہ میری تحقیقات ابھی نامکمل ہیں۔ آج میں نے چُپ کا روزہ رکھا ہوا ہے جو کہ میرے ذاتی خیال کے ماتحت ہے نہ کہ کسی تعلیم کے ماتحت۔ میں بہائی مذہب کی طرف مائل نہیں ہوں۔ مولوی علمی کے مائل ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ آنحضرت صلعم کے بعد شرعی نبی بھی آسکتا ہے لیکن کوئی ایسا نبی آج تک مبعوث نہیں ہوا۔ لیکن بہاء اللہ کا دعویٰ قابل غور ہے۔ میں حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ میں ان کو مسیح اور نبی دونوں مانتا ہوں۔ حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو ان کا سچا جانشین مانتا ہوں۔ اگر وہ کہیں کہ بہاء اللہ کا دعویٰ غلط ہے تو میں مرزا محمود احمد صاحب کی بات کو نہیں مانوں گا جب تک کہ میری تحقیقات مکمل نہ ہو۔ میں اس وقت تک کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں بہاء اللہ کو مفتری نہیں کہہ سکتا میں اس کو پاگل نہیں کہتا یا سمجھتا۔ یہ مسئلہ کہ اسلام کا کوئی مسئلہ قابل نسخ ہے۔ اگرچہ قابل غور ہے لیکن ابھی تک جو میں نے غور کیا وہ یہی ہے کہ دور اسلام ختم نہیں ہے۔ میں مصلحتاً اب اسلامی کام کرتا ہوں۔ مصلحت یہ ہے کہ تحقیقات مکمل نہیں اور نامکمل تحقیقات کی حالت میں فتنے کا اندیشہ ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پیشگوئی کی نسبت یہ نہیں سمجھتا کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ میں مسیح موعود اور مہدی دو اشخاص کو سمجھتا ہوں۔ میں حضرت مرزا صاحب کو ظلّی مسیح موعود سمجھتا ہوں لیکن مہدی موعود نہیں سمجھتا۔ میں حضرت صاحب کو ظلّی مہدی موعود سمجھتا ہوں۔ میں حدیث لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی کو سچا نہیں سمجھتا۔ میں حضرت مرزا صاحب کو ظلّی مسیح اور ظلّی مہدی سمجھتا ہوں۔ یہ بات میری تحقیق کی رو سے ہے اور اس وقت تک میرا یہ خیال ہے کہ اصل مسیح اور اصل مہدی کوئی اور ہیں جن کا مرزا صاحب ظل ہیں خواہ وہ حضرت باب یا بہاء اللہ ہیں یا کوئی اور ہے۔ اصل پہلے ہوتا اور ظل بعد میں۔ اصلی مسیح موعود و مہدی موعود پہلے گذر چکے ہیں جن کے مرزا صاحب ظل تھے اور مصدق بھی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ نکلتا ہے کہ وہ اصل مہدی فارس میں ہو چکا ہے۔ مرزا صالح علی کو میں جانتا ہوں۔ سید محمد عبداللہ کو بھی جانتا ہوں۔ اس کو میں نے کتاب "برہان الصریح" پڑھنے کے لئے دی تھی۔ مولوی محفوظ الحق صاحب

علمی نے مجھے یہ کتاب دی تھی۔ ان کے پاس میں نے دیکھی۔ پھر مانگ کر میں نے پڑھ لی تھی اس سے پہلے وہ کتاب میں نے ماسٹر نواب الدین صاحب سے لے کر پڑھی تھی۔ میں مولوی علمی صاحب کو ملنے کے لئے ملکانا سے ان کے واپس آنے پر ان کو ملنے گیا تھا۔ تو وہ کتاب ان کی میز پر پڑی تھی۔ صرف یہی ایک کتاب پڑی تھی۔ انہوں نے مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ کتاب کسی اور کو نہ دکھانا۔ وہ کتاب میرے پاس صرف ایک روز رہی تھی۔ دیکھ کر واپس کر دی تھی۔ پھر اس کے کئی ہفتے بعد وہ کتاب دوبارہ میں لایا تھا۔ اور راستے میں پڑھتا جا رہا تھا کہ سید عبداللہ نے راستے میں مجھ سے وہ لے لی تھی۔ چونکہ اس میں حضرت اقدس کی کتب کے حوالے تھے اور میں حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا اس لئے میں یہ دیکھنے کے لئے لایا تھا کہ اس میں کہاں تک صحیح حوالہ جات آئے ہیں۔ میں عیدا دھوبی کو جانتا ہوں۔ اس کے گھر میں ہی میں رہتا ہوں۔ میں نے عیدا دھوبی کو بہائی مذہب کے مطابق نماز لکھ کر دی تھی لیکن میں نے خود وہ نماز یاد نہیں کی۔ وہ بہائیوں کی نماز سے میں نے نماز لکھ کر دی تھی وہ کتاب جس میں نماز تھی وہ ماسٹر نواب الدین صاحب سے لی تھی۔ اور ان کے ولایت جانے کے بعد میں نے عیدا کو لکھ کر دی۔ میں نے اس میں سے یہ حصہ نقل کر لیا ہوا تھا۔ وہ کتاب ماسٹر نواب الدین صاحب لے گئے تھے۔ میں نے خود یاد کرنے کے لئے نقل کر لی تھی۔ میں نے صالح علی کو "برہان الصریح" نہیں دی۔ "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" میں نے دیکھا ہے۔ وہ مولوی علمی صاحب کے نوٹ ہیں۔ اس کتاب میں حضرت صاحب کی کتابوں کے حوالے خاص خاص مضامین پر جمع کئے گئے ہیں "لوح محفوظ" بھی اس کا نام ہے اس کے چالیس باب ہیں۔ فہرست بَابُ الْاَبْوَاب پیش کردہ شیخ یعقوب علی صاحب اسی کتاب "لوح محفوظ" کی فہرست کی نقل ہے۔ مجھے علم نہیں کہ میثاق کس بلا کا نام ہے۔ میثاق بہاء کو میں جانتا ہوں۔ پرچہ کاغذ جو شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیا۔ جس پر یہ لکھا ہوا ہے کہ "کون صاحب ہیں کیا کام ہے۔ معاف فرمائیں میں نہ بول سکتا ہوں نہ باہر جا سکتا ہوں" یہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اب "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" میں نے سید عبداللہ کو دکھائی تھی۔ مہر محمد خاں کو میں نے نہیں دکھائی۔ وہ کتاب علمی صاحب سے لی تھی وہ کتاب لکھ رہے تھے۔ اس میں بہت سے نوٹ حضرت صاحب کی کتابوں کے تھے۔ اور مختلف نوٹ تھے اس لئے میں نے اس سے شوقیہ عرض کی کہ مجھے بھی مطالعہ کی اجازت دیجئے۔ انہوں نے فرمایا۔ اچھا دیکھ لیجئے۔ میں وہ کتاب دیکھ رہا تھا کہ اتفاقیہ سید عبداللہ بھی آ گئے اور میں نے کتاب بند کر لی۔ پھر ان کے اصرار اور پُر زور اصرار

پر ان کو دکھائی پڑی۔ کتاب "عُمْدَۃُ التَّنْقِیْحِ دَرْ دَعْوَتِ مَہْدِی وَ مَسِیْحِ" میرے پاس ہے۔ وہ بہائی مذہب کی نہیں ہے۔ وہ ایک احمدی اور ربابی کا مناظرہ ہے۔ وہ میں نے ماسٹر علی محمد صاحب اظہر کو دی تھی۔ یہ رقعہ اگزبٹ (Exhibit) نمبر۳ بنام محمد علی اظہر میرا ہی قلمی ہے۔ اس رقعہ مین جس نوٹ کا ذکر ہے وہ میری اپنی نوٹ بک ہے۔ میں وہ دے نہیں سکتا۔ صرف دکھا سکتا ہوں۔ میں نے محمد علی کو ہدایت دی تھی کہ یہ کتاب کسی کو دکھانا نہیں۔ جلد واپس کر دینا غالباً یہ میں نے نہیں کہا تھا کہ یہ کتاب کسی کو دکھانا نہیں۔ وہ کتاب میرے پاس عیدے دھوبی کے گھر جب میں کھانا کھا رہا تھا واپس آئی تھی۔ فضل الدین کمہار سکنہ کیڑی افغاناں کو میں جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ بھی میں نے خود انہی مسائل کا ذکر کیا تھا۔ وہ بہائی مذہب کے مسائل تھے۔ مہر محمد خاں صاحب اور مولوی علمی صاحب میرے مکان پر غالباً رات کے وقت میرے پاس عیدے والے مکان میں آئے تھے۔ جب کہ میں بائبل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ آٹھ ساڑھے آٹھ کا وقت تھا۔ قریباً پندرہ منٹ تک وہ میرے پاس ٹھہرے۔ مطالعہ وغیرہ کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ کہ کون کون سی کتاب کا مطالعہ ہو چکا ہے۔ شاید مہر محمد خاں نے بھی گفتگو میں کچھ حصہ لیا ہو۔ یاد نہیں صالح علی میرے پاس کئی دفعہ آیا تھا۔ اس کے ساتھ میں نے مسیح موعود کے ابن فارس ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کئی دفعہ گفتگو کی تھی۔ اب مجھے یاد آگیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ابن فارس ہونے کا دعویٰ صرف الہام کی بناء پر ہے۔ اور بہاء اللہ کا دعویٰ ابن فارس ہونے کا واقعات کی بناء پر ہے۔ یہ بات میں نے کئی اشخاص کو کہی ہے۔ ماسٹر محمد علی اظہر کے سوا اور کوئی یاد نہیں پڑتا۔ فضل الدین سے بھی یہ ذکر میں نے کیا تھا۔ عیدے کے مکان پر تو یہ باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میری نوٹ بک میں چار صد سے زائد حوالے ہیں۔ میں نے سید عبد اللہ سے کسی بَیْتُ الْعَدْل کا کوئی ذکر نہیں کیا "کلمات مکنونہ" میں نے سید عبد اللہ سے لے کر دیکھی تھی۔ اس نے غالباً مہر محمد خاں سے لی تھی۔ سید عبد اللہ نے مجھے یہ نہیں کہا۔ پھر کہا کہ یاد پڑتا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ ایسا معاملہ حضرت صاحب کے پاس پیش کر دو۔ میں نے اس کو یہ جواب دیا تھا کہ اس طرح بات کھل جانے کا اندیشہ ہے۔ اول ہمارے پاس بابی مذہب کا پورا لٹریچر ہو' پھر نقدی' پریس اور مکان ہو' تا کہ ہم کسی کے دست نگر نہ رہیں۔ اسی سلسلے میں شاید یہ بات بھی ہوئی تھی کہ ہمارا ایک پریس علیگڑھ میں ہے۔ اس جگہ بھی ہونا مفید ہے۔ یاد نہیں کہ پریتم سنگھ کے پاس راولپنڈی میں جانے کے متعلق میں نے اس سے کوئی ذکر کیا تھا یا کہ نہیں۔ غالباً یہ بات میں نے عبد اللہ کو کہی

تھی کہ جس دن "لوح محفوظ" چھپ جائے گی وہ احمدی جماعت کے واسطے ماتم کا دن ہو گا۔ مستری قادر بخش یا اس کے لڑکے کو میں نے کوئی تبلیغ بہائی مذہب کی نہیں کی۔ صرف معمولی گفتگو اس سے ہوئی تھی۔ اس وقت سید عزیز الرحمٰن نے ماسٹر علی محمد صاحب۔ بی-اے-بی-ٹی کو مخاطب کرکے یہ کہا تھا کہ میں ابھی حضرت صاحب کو ایک پرچہ لکھ کر بھیجوں گا تو بہاء اللہ بیٹھ جائے گا میں نے اظہر صاحب کو یہ کہا تھا کہ میں نے کتاب "اقدس" پڑھی ہے۔ اس میں بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی لیکن میں نے کہا کہ ماسٹر نواب الدین لے گیا ہے۔ ماسٹر اظہر نے اصل کتاب "اقدس" کا مطالبہ مجھ سے کیا تھا تو میں نے اس کتاب کو مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اگزبٹ نمبر۳ میں جس کتاب کے بھیجنے کا وعدہ میں نے کیا ہے۔ وہ "اَلْمِعْیَارُ الصَّحِیْحُ" ہے۔ وہ مصطفےٰ رومی کی کتاب ہے۔ قاضی عبد الرشید دکاندار ڈلے والے کو جانتا ہوں۔ اس کے پاس سے میں تَشْحِیْذ کا ایک نمبر لایا تھا۔ اس رسالے میں بہاء اللہ کے خلاف ایک مضمون تھا۔ میں نے اسی پر اس کے جواب نوٹ کر دیئے تھے۔ وہ رسالہ میں نے واپس نہیں کیا تھا۔ وہ نوٹوں والا رسالہ میرے پاس موجود ہے۔ اس کا بدل واپس کر دیا تھا۔ اس سے بھی میرا تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ قاضی عبد السلام صاحب کو میں جانتا ہوں۔ ان سے میری خط و کتابت نہیں ہے۔ مولوی ظلّ الرحمٰن صاحب سے بھی کوئی تبادلہ خیالات نہیں ہوا۔ میں کتب "برہان الصریح"۔ "عمدة التنقیح" دے نہیں سکتا کیونکہ وہ مولوی محفوظ الحق صاحب کی ہیں میں نہیں دے سکتا۔

(دستخط) ایم عبد الصمد عمر۔ احمدی اللہ دتہ

قادیان میں مذہبی آزادی

ان بیانات کے سنانے کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ یہاں تمام لوگ جانتے ہیں کسی جگہ بھی دنیا میں غیر مذاہب کے لوگوں کو اس طرح امن میں رہنے کا موقع نہیں دیا جاتا جیسا کہ ہم یہاں دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ عبد الجبار ایک شخص کئی ماہ یہاں رہ گیا۔ وہ بہائی مذہب کی تبلیغ کرتا رہا اور اسے کھانا ہم کھلاتے رہے اور اسے اپنے ہاں مہمان رکھا ہر طرح عزت کی حالانکہ وہ مجھے ایک دن بھی ملنے نہیں آیا۔ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے آنے کا منشاء یہ نہ تھا کہ ہم سے کچھ سیکھے یا تبادلۂ خیالات کرے کیونکہ وہ اگر اس لئے آتا تو اس کا فرض تھا کہ مجھ سے ملتا مگر وہ میرے پاس نہ آیا

اور جب کبھی اسے درس میں لایا گیا تو بھی مجھ سے نہ ملا۔ پھر جب لوگوں نے اسے کہا کہ تم دوسروں سے گفتگو کرتے ہو خلیفۃ المسیح سے کیوں نہیں کرتے؟ تو اس نے مجھے چٹھی لکھی کہ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کرو مگر مسجد میں ملاقات ہوگی۔ اس کا اس نے انکار کر دیا۔ وہ الگ ملنا چاہتا تھا تاکہ لوگوں پر اس کے خلاف اثر نہ ہو اور جو چاہے کہتا پھرے۔ تو ایک ایسا شخص جو ہمارے مخالف مذہب کا تھا ہمارے گھر بیٹھ کر لوگوں کو ورغلاتا رہا۔ ہم اس کو کھانا دیتے رہے' اس کی عزت کی' اسے مہمان رکھا۔ کئی لوگوں نے کہا بھی کہ یہ لوگوں کو ورغلاتا ہے اسے نکال دیں لیکن میں نے کہا کہ اگر لوگ ایسے کچے ہیں کہ ایک بابی ان کو ورغلا سکتا ہے تو انہیں کون روک سکتا ہے۔ تم اپنا کام کرو' وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو ہم اس سے نہیں ڈرتے کہ کوئی ہمارے خلاف بات کرے بلکہ ہم تو بُلا بُلا کر اپنی مسجد اور مدرسہ میں آریوں اور سکھوں کے لیکچر کرواتے رہے ہیں۔

ناراضگی کی وجہ

اگر ان کے دلوں میں تغیر ہوا تھا تو یہ ہمارے لئے کوئی ناراضگی کی وجہ نہیں۔ مگر ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے کسی مذہب کی اصول کی پابندی نہیں کی۔ یہ ایسے کام پر مأمور تھے جو ہمارے مذہب کی اشاعت کیلئے مخصوص ہیں۔ جیسے اخبار الفضل اور فاروق۔ مگر اس کو جانتے ہوئے ان کاموں میں انہوں نے ملازمتیں کیں اور اپنی کارروائیوں کو خفیہ جاری رکھا اور اپنی حالت کو ظاہر نہیں کیا۔ دنیا میں گندے سے گندے مذہب موجود ہیں مگر یہ ایسی بد اخلاقی انہوں نے دکھلائی کہ جس مذہب کے لئے انہوں نے ایسا کیا ہے وہ گندگی سے بھی گرا ہوا ہے۔ عیسائی حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں' ہندو بت پرستی کرتے ہیں اور سکھ شریعت سے جدائی رکھتے ہیں' یہودی رسول کریم کو گالیاں دیتے ہیں' زرتشت آتش پرستی کرتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ انسانی دائرے سے نہیں گر جاتے کیونکہ اس طرح وہ اخلاقی جرائم کے مرتکب نہیں ہوتے۔ مگر ان لوگوں نے مذہب کی تبدیلی ہی نہیں کی بلکہ انہوں نے اخلاق سے گرا ہوا کام کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ باوجودیکہ بہائی خیال رکھتے تھے ان اخبارات میں کام کرتے رہے جن کی غرض یہ ہے کہ احمدی عقائد کو پھیلائیں جو بہائیوں کے قطعاً خلاف ہیں اور یہ جانتے ہوئے کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے انہوں نے اپنے عقائد کو چھپایا اور احمدیوں کو نمازیں پڑھائیں حالانکہ لاکھ درجہ بہائیوں سے غیر احمدی اچھے ہیں۔

بہائی مذہب کا گند

میرے نزدیک اس مذہب کے سچے یا جھوٹے ہونے کے لئے یہی دیکھنا کافی ہے کہ اسے قبول کرکے انسان اس قدر گندا ہو جاتا ہے کہ اسے یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ اس کے انسانی اخلاق کس قدر گر گئے ہیں۔ اور یہ مذہب ایسا ہی ہے جیسا کہ میں اپنے لیکچروں میں بتاؤں گا۔ ان کا خلیفہ "ووکنگ" میں خواجہ کمال الدین صاحب کے پیچھے نماز پڑھ آیا۔ امریکہ میں یہ لوگ کہتے ہیں عیسیٰ سب سے بڑے انسان گزرے ہیں۔ مسلمان ملکوں میں یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے انسان تھے۔

غرض ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اخلاق سے گری ہوئی باتیں کہیں۔ انسان جو معاہدہ کرتا ہے اسے توڑ بھی سکتا ہے مگر دیکھو اسلام نے کیسی اعلیٰ تعلیم دی ہے جو یہ ہے کہ جب معاہدہ توڑو تو پہلے اس کے متعلق اطلاع دو۔ جب ایک شخص اقرار بیعت کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اگر توڑا ہے تو توڑنے کی اطلاع دے مگر انہوں نے نہ دی۔ اور ان کے بیانات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ جو عہد انہوں نے کیا تھا اس کو انہوں نے توڑا اور مہینوں توڑتے چلے گئے۔ غرض ہم میں مل کر، ہم میں رہ کر اور ہم میں اپنے آپ کو شامل کرکے وہ باتیں انہوں نے کیں جو کسی طرح انہیں شامل نہیں رکھ سکتیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا اِدّعا

وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو بھی سچا سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت صاحب تو لکھتے ہیں کہ جو قرآن کے ایک شُعشہ کو بھی مٹائے وہ کافر ہے اور اگر میں مٹاؤں تو میں بھی کافر ہوں۔ مگر یہ ایک طرف ان کو سچا کہتے ہیں اور ایک طرف اس کی صداقت کا اظہار کرتے ہیں جو شریعت کو، نماز کو، روزوں کو، حتیٰ کہ قرآن کو منسوخ قرار دیتا ہے اور نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ احمدیوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم حضرت صاحب کو سچا سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب اس کے بعد آئے اور جو نئی شریعت کا مدعی ہے وہ آپ سے پہلے گزر چکا ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ خدا اپنے راستباز اور ملہم (یعنی حضرت صاحب) کو نہیں بتاتا کہ نئی شریعت آگئی ہے اور اسلامی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اگر بتاتا ہے تو وہ منافقت سے چھپائے رکھتا ہے اور لوگوں کو بتاتا نہیں۔

اسلام اور حضرت مسیح موعود

حضرت صاحب اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ:-

"قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی"۔ پھر صفحہ ۲۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔
"میرا مذہب یہ ہے۔ کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔سب سے اول قرآن ہے۔ ☆ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے نبیوں کی طرح اس کا رفع نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی۔ نہ سورج کی نہ چاند کی۔ اور نہ کسی اور ستارہ کی۔ اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مُصَدِّقْ یا مُکَذِّبْ قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا

☆ "دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنّت ہے۔ یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے۔ مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہئے اور روزہ رکھ کر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہئے اس کا نام سنّت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے۔ سنّت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپ کے بعد آپ کے اقوال جمع کئے گئے۔ اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سنّت سے کم تر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنّت ہو تو وہ اس کو یقینی کر دے گی" منہ

ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدائتیں ہیچ ہیں"[۵]

یہ وہ تعلیم ہے کہ جو حضرت مسیح موعود بہاء اللہ کے مرنے کے بعد دے رہے ہیں۔ اور آپ کا عمل تو ظاہر ہی تھا۔ ان حالات میں یہ خیال ایک منٹ کے لئے بھی درست نہیں ہو سکتا کہ حضرت مسیح موعود اور بہاء اللہ جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال ایسا ہی ہے جیسے تاریکی اور روشنی کو، رات اور دن کو جمع کیا جائے۔

صداقت کے اظلال

حیرت ہے کہ ان لوگوں کو جنہوں نے کئی نشان دیکھے کیونکر ٹھوکر لگ گئی۔ کوئی صداقت ایسی نہیں جو ظل نہیں چھوڑتی انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے اظلال دیکھے۔

بہاء اللہ کے خلیفہ کو مقابلہ پر لاؤ

حضرت مسیح موعود کے اظلال میں سے ایک میں ہوں کہ جس پر خدا نے ایسے کلام نازل کئے جو وقت پر پورے ہوئے اور آج بھی میں کہتا ہوں لاؤ میرے مقابلے میں عبد البہاء کے خلیفہ کو اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔ میں نے رنگون ایک مخلص کو لکھا تھا کہ لاؤ بہائی خلیفہ کو۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ جس طرح ہم پر باتیں کھولتا ہے اس کی ایک دو تازہ مثالیں پیش کرتا ہوں۔ میں نے اسی مسجد میں کھڑے ہو کر گذشتہ فروری میں ایک خطبہ جمعہ پڑھا تھا جس میں کہا تھا۔

گمراہ ہونے والوں کا ذکر ایک خطبہ جمعہ میں

اس عظیم الشان ابتداء کے بعد جو اَلْحَمْدُ سے ہوتی ہے کہتا ہے۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ کہ خدایا مجھ پر غضب نہ نازل کرنا اور ایسا نہ ہو کہ میں تیری رضا کی راہ سے بھٹک جاؤں۔

لوگ کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ علم و معرفت سے انسان ہلاکت سے بچتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں

اور صحیح کہتے ہیں کہ جس جنگل میں شیر ہو وہاں کوئی نہیں جاتا - یا جس جنگل میں ڈاکہ پڑتا ہو وہاں سے لوگ بغیر حفاظت کے نہیں گزرتے - پھر باوجود عرفان حاصل ہونے کے سمجھ میں نہیں آتا کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کیوں فرمایا - عرفان کے بعد غضب اور ضلالت کا کیا خوف؟ مگر میں کہتا ہوں یہ سچ ہے کہ عرفان کے بعد اس کا خوف نہیں ہوتا لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ عرفان کھویا بھی جاتا ہے - پس اعلیٰ سے اعلیٰ عرفان اور علم کسی کو مطمئن نہیں کر سکتا کہ وہ غضب اور ضلالت سے بالکل مصئون ہو گیا - کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شخص کو عرفان اور علم ہو مگر وہ اس سے چھینا جائے یا کھویا جائے -

عرفان کھوئے جانے کی مثال

دنیا میں دیکھ لو - ایک انسان دوسرے کو ملتا ہے - اس حال میں کہ وہ دونوں ایک لمبا عرصہ جدا رہتے ہیں جب وہ ملتا ہے تو کہتا ہے آپ نے مجھے پہچانا - وہ کہتا ہے نہیں - تو وہ کہتا ہے کہ میں اور آپ اکٹھے کھیلتے اور پڑھتے رہے ہیں - وہ کہتا ہے کہ ابھی تک میں نے آپ کو نہیں پہچانا - کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت کچھ تعارف سابقہ کی باتیں بتانے کے بعد بھی ایک شخص یہی کہتا ہے کہ افسوس میں نے آپ کو اب تک نہیں پہچانا اس سے ثابت ہوا کہ علم اور عرفان مٹائے بھی جاتے ہیں -

ہدایت کے بعد ضلالت

اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص مخلص تھا، بڑا خادم تھا، اس کو کیونکر ٹھوکر لگ گئی - اس کو ٹھوکر اسی وقت لگتی ہے جب اس کا اخلاص کھویا جاتا ہے - یا مٹ جاتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحیح راستہ معلوم ہونے کے باوجود لوگ راستہ سے ہٹ جایا کرتے ہیں ہدایت کو اختیار کر کے بھول بھی جایا کرتے ہیں - ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے - وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ [۶] جب عمر بڑھتی ہے تو قویٰ میں کمزوری آجاتی ہے - پس جس طرح عمر میں بڑھاپا آنے سے علوم میں کمی آجاتی ہے - اسی طرح بعض انسانوں پر روحانی طور پر بھی بڑھاپا آجاتا ہے - ایسی حالت میں کوئی عارف یا عالم جو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا جانتا ہو مگر پھر اس سے اس کی حقیقت گم ہو جائے، وہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ میں شامل ہو سکتا ہے -

اپنی فکر آپ کرو

سورہ فاتحہ میں یہ بات بتا کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کسی کی ٹھوکر سے کوئی ٹھوکر نہ کھائے اور کسی کے گرنے سے کوئی نہ گرے - جب تک کسی شخص کے متعلق خدا نہ کہہ دے کہ یہ شخص غلطی سے محفوظ ہو گیا اور اب یہ ٹھوکر نہیں کھا

سکتا تب تک کسی شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ شخص منزل مقصود پر پہنچ گیا- اور ایسے لوگ جن کو غضب اور ضلالت سے محفوظ کر دیا جاتا ہے وہ خدا کے انبیاء ہوتے ہیں- وہ بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں- خدا ان کے وجود کو اپنا وجود قرار دے دیتا ہے اور ان پر اپنی الوہیت کی چادر ڈال دیتا ہے- ان میں خدا کی الوہیت تو نہیں آجاتی مگر وہ خدا کے مظہر ہو جاتے ہیں- ان کی تعریف سچی تعریف اور ان کی حمد سچی حمد ہوتی ہے- ان کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا جس کے متعلق کہا جائے کہ وہ ٹھوکر کیوں کھا گیا-

ایک عبرتناک مثال

ایک شخص کے متعلق رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے جہنمی دیکھنا ہو تو اس شخص کو دیکھ لے- یہ کہہ کر آپ نے ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ فرمایا جو لڑائی میں کفار سے بڑی سرفروشی سے لڑ رہا تھا- ایک صحابی کہتے ہیں مجھے خیال ہوا کہ بعض لوگوں کو اس بات سے ابتلاء نہ آجائے کہ ایک ایسے مخلص شخص کو جہنمی کہا گیا ہے کیونکہ وہ اس طرح لڑ رہا تھا کہ مسلمان کہہ رہے تھے کہ خدا تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے- وہ صحابی اس کے پیچھے ہو لئے- آخر وہ زخمی ہوا- اس نے رونا شروع کیا- صحابہ آکر کہتے تھے تجھے جنت کی بشارت ہو- مگر وہ کہتا تھا کہ تم مجھے جنت کی بشارت نہ دو بلکہ جہنم کی بشارت دو کیونکہ میں خدا کے لئے نہیں اپنے نفس کے لئے لڑ رہا تھا- آخر جب وہ درد سے بیتاب ہو گیا تو اس نے اپنا نیزہ گاڑا اور اپنا پیٹ اس پر رکھ کر ہلاک ہو گیا؁ اس طرح خودکشی کر کے اس نے ثابت کر دیا کہ وہ جہنمی تھا پس کسی شخص کی حالت محفوظ نہیں ہوتی جب تک خدا تعالیٰ اس کے وجود کو اپنا وجود نہ کہہ دے اور اس کی یہ حالت نہ ہو جائے-

من تُوشدم تُومن شدی من تن شدم تُو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تُو دیگری

پس کتنا ہی مخلص اور کتنی ہی خدمت کرنے والا کوئی ہو یہ کہنا کہ وہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا درست نہیں-

اس وقت مجھے کیا علم تھا کہ کیا ہو رہا ہے- لیکن مجھے القاء کیا گیا تھا کہ کچھ لوگوں کو ٹھوکر لگنے والی ہے- میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خطبہ پڑھتے وقت کوئی خاص آدمی مد نظر نہیں تھا- مگر مجھے بتایا گیا تھا کہ ایسے آدمی ہیں جو ٹھوکر کھائیں گے-

طاعون پھیلنے کی قبل از وقت اطلاع

پھر دیکھو نومبر میں ایک خطبہ پڑھا تھا جو ۳۰- نومبر کے الفضل میں چھپ چکا ہے- اس میں کہا تھا-

"میں نے جو آج یہ خطبہ پڑھا ہے یہ ایک رؤیا کی بناء پر پڑھا ہے جو میں نے پرسوں دیکھی- جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا پر کوئی اور عذاب آنے والا ہے اور قریب کے زمانے میں آنے والا ہے- میں نے دو نظارے دیکھے ہیں- اول میں نے ایک مریض کو دیکھا جس کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ طاعون کا مریض ہے- پھر ایسا معلوم ہوا کہ ہم کچھ آدمی ایک گلی میں سے گذر رہے ہیں- ہمیں ایک شخص کہتا ہے پرے ہٹ جاؤ یہاں سے بھینسیں گزرنے والی ہیں- ایسا معلوم ہوا کہ گویا گلی کے پاس ایک کھلا میدان ہے جس کے اردگرد احاطہ کے طور پر دیوار ہے اور ایک طرف دروازہ بھی ہے جس کو کواڑ نہیں ہیں اور میں اور میرے ساتھی اس دروازہ میں داخل ہو گئے- ہم نے گلی میں سے گزرنے والی بھینسوں کو دیکھا کہ وہ مارنے والی بھینسوں کی طرح گردن اٹھا کر دوڑتی چلی آتی ہیں- میں نے انتظار کیا کہ وہ گزر جائیں لیکن اتنے میں ہمیں بتایا گیا کہ وہ اس گلی سے نہیں دوسری سے گزر گئیں-

تعبیر الرؤیا میں بھینس کی تعبیر وبا یا بیماری ہوتی ہے اور طاعون سے مراد بھی عام بیماری یا کوئی وبا ہوتی ہے اور طاعون بھی ہو سکتی ہے- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب اس رنگ میں کوئی اور نشان ظاہر ہو گا-"[8]

دیکھو اب کس طرح طاعون پھیل رہی ہے- یہ نشان خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے غلام کے ذریعہ حال میں دکھائے ہیں-

دعا سے مقابلہ کرنے کا چیلنج

آج میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی مذہب دعا سے مقابلہ کر لے- میرے مقابلہ میں دعا کر کے دیکھ لے کہ خدا میری مدد کرتا ہے یا اس کی اور میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا میرے مرنے کے بعد بھی لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ میں ایسے انسان ہوں گے کہ جو نشان دکھائیں گے- حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی تعلیم کے کامل ہونے کا اپنی کتابوں میں اس قدر ذکر کیا ہے کہ میں حیران ہوں کہ حضرت صاحب کو راستباز جان کر کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ قرآن کی تعلیم منسوخ ہو گئی یا تو ایسے شخص کو عقل سے کورا کہنا پڑے گا یا (حضرت مسیح موعود اور بہاءاللہ) دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے-

بہاء اللہ کے کذّاب ہونے پر حلف

مگر مجھے یقین ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بہاء اللہ کذّاب ہے اور حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے سچے نبی۔

جماعت سے خارج کرنے کا اعلان

جب کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور بہاء اللہ کی تعلیم میں ایسا تباین اور اس قدر اختلاف ہے اور ان لوگوں نے چونکہ اس عہد کو توڑا جو ہم سے کیا تھا اور پھر ہماری جماعت سے وہ سلوک کیا جو شرافت اور انسانیت سے گرا ہوا ہے۔ یعنی احمدی کہلا کر ایسے کاموں میں حصہ لے کر جو احمدیت کی اشاعت کے لئے مخصوص ہیں' درپردہ ان کے خلاف کارروائی کی اس لئے میں حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے ماتحت اعلان کرتا ہوں کہ ان تینوں یعنی مولوی محفوظ الحق۔ مہر محمد خاں اور اللہ دتہ کو جماعت احمدیہ سے خارج کرتا ہوں اور اس شرمناک اور اخلاق سے گرے ہوئے سلوک کی وجہ سے جو ان لوگوں نے ہم سے کیا کہ اپنے خیالات کو پردہ اخفاء میں رکھا اور نہ صرف یہ کہ بد عہدی کی بلکہ خفیہ خفیہ دوسروں کو ورغلانے کی کوشش کرتے رہے اس وجہ سے یہ حکم دیتا ہوں کہ ہماری جماعت کا کوئی آدمی ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ میں تو اب بھی ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے دل کھل جائیں اور جس گڑھے میں یہ گرے ہیں اس سے نکل آئیں۔ اگر ایسا ہو تو اب بھی ہم ان کو اسی طرح اپنے سینہ سے لگانے کے لئے تیار ہیں جس طرح ماں اپنے کھوئے ہوئے بچہ کو لگاتی ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ نہ کریں تو چونکہ ان سے ہمارا تعلق خدا کے لئے تھا اس لئے جو خدا کو چھوڑتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے۔

(۲۵/۲۹ اپریل ۱۹۲۴ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

بہائی فتنہ اور جماعت احمدیہ

(فرمودہ ۲۰- مارچ ۱۹۲۴ء)

ہماری جماعت کی طرف منسوب ہونے والے دو تین آدمی جن سے بعض لوگ شناسا ہیں- ان کی دینی حالت اور تقویٰ تو ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے جماعت میں کوئی رتبہ رکھتے تھے- مگر وہ چونکہ کام ایسے پر تھے جو جماعت سے تعلق رکھتا تھا اس لئے لوگ ان سے واقف تھے- اور وہ لوگوں سے واقف- انہوں نے غداری سے سلسلہ کے خلاف ایسی کارروائیاں کی ہیں کہ جن کی کسی شریف انسان سے توقع نہیں کی جاسکتی- وہ تین شخص ہیں محفوظ الحق علمی- مہر محمد خاں اور اللہ دتہ- ان کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مخفی طور پر بہائیوں کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں ایک کے متعلق تو سنا ہے کہ وہ آیا ہی اس غرض سے تھا اور دوسرے، اس کے اثر کے نیچے آکر بہائی ہو گئے-

مذہبی معاملہ میں ہماری فراخ حوصلگی

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں- مذہبی معاملہ میں ہم لوگ تنگ دل نہیں ہیں- ہم ایسے حوصلہ سے مخالفین کی باتیں سنتے ہیں کہ دوسرے برداشت ہی نہیں کر سکتے- میں اپنا ہی ایک واقعہ بیان کرتا ہوں مصر کے سفر میں تین آدمی ہندوستانی اسی جہاز پر سوار تھے جس پر میں تھا- وہ ولایت میں پڑھتے تھے- گھر ملنے آئے تھے اور پھر واپس جا رہے تھے- وہ تین سال ولایت رہ آئے تھے- اور اس رہائش سے دہریہ ہو گئے تھے- ان کو جو احمدیت سے مخالفت ہو سکتی تھی وہ ظاہر ہے- انہوں نے مجھ سے مذہبی گفتگو شروع کی- جونہی انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا- انہوں نے سمجھا کہ یہ مذہبی آدمی ہے اس لئے گفتگو کرنے لگ گئے- شروع گفتگو میں ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ میں احمدی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں- اس سے وہ اور بھی جوش دکھانے لگے- حضرت مسیح موعود علیہ

السلام پر ایسے گندے حملے کرنے لگے کہ ان کو برداشت کرنا مشکل تھا- لیکن میں نے انہیں یہ معلوم نہ ہونے دیا کہ میں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں تا کہ وہ آزادی سے اعتراض کر سکیں- انہوں نے بڑے بڑے سخت حملے کئے- جھوٹے- فریبی دوکاندار وغیرہ کہا اور عجیب عجیب تمسخر کرتے رہے- جب وہ سارے تیر چلا چکے اور میری گفتگو سے دبنے لگے- اور اپنے خیالات کی انہیں غلطی محسوس ہو گئی- اور انہوں نے اقرار کیا کہ ان کے خیالات میں تغیر پیدا ہو گیا ہے- تب میں نے بتایا کہ میں حضرت مسیح موعود کا لڑکا ہوں- اس پر وہ مجھ سے معافی مانگنے لگے اور کہا آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا- میں نے کہا اس لئے نہیں بتایا تھا کہ تا آپ لوگ آزادی سے اعتراض کریں- اگر میں بتا دیتا تو یورپ کی اس تہذیب کی وجہ سے جو انہوں نے سیکھی تھی یہی کہتے کہ وہ سچے تھے- اور جو گند ان کے دلوں میں تھا اسے ظاہر نہ کرتے اور وہ دور نہ ہو سکتا- اسی طرح تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ یہاں ایک ڈاکٹر آیا جو بہائی تھا اس کو ہم نے بطور مہمان رکھا- اپنے مکان میں اتارا- وہ اپنے خیالات پھیلاتا رہا کئی لوگوں نے کہا کہ اس کو نکال دینا چاہیئے تا اس کا بد اثر کسی پر نہ ہو لیکن میں نے کہا کہ تم بھی اپنے خیالات اسے سناؤ-

ہم غداری کو برداشت نہیں کر سکتے

پس ہم اس بارہ میں تنگ دل نہیں مگر یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی ہم سے غداری اور دھوکا کرے اگر کوئی کسی اور مذہب کو پسند کرتا ہو تو آئے اپنے خیالات اور اعتراضات پیش کرے تا کہ اگر ہم ان کا ازالہ کر سکیں تو کریں- مگر انہوں نے نہ صرف اپنا خیال ظاہر نہ کیا بلکہ در پردہ دوسرے لوگوں کو متأثر کرنا چاہا- اور ان کو کہا کہ ان باتوں کو مخفی رکھیں تا کہ ان کے شکوک رفع نہ ہو سکیں- پھر اس سے بڑھ کر انہوں نے غداری یہ کی کہ ایسی حالت میں ان کاموں پر مأمور رہے جن کی غرض اشاعت احمدیت ہے- وہ تنخواہ اس کام کے لئے لیتے رہے مگر کام اس کے خلاف کرتے رہے- اور بعض مضامین بھی خلاف لکھے- ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک آدمی کو روپیہ دیں اور کہیں کہ ہمارے لئے زمین خرید و- وہ جائے اور کہے میں نے تمہارے لئے زمین خریدی ہے مگر در پردہ اپنے نام زمین لکھا لے- ایسا شخص ایک غدار اور فریبی سمجھا جائے گا- لیکن اس سے بڑھ کر وہ غدار اور فریبی سمجھا جائے گا جو دین میں ٹھگی کرتا ہے- ایسے شخص کی ہم شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے- پھر ایسا شخص اگر یہ کہے کہ جو مذہب ہم نے قبول کیا ہے وہ اس لئے آیا ہے کہ اخلاق کی اصلاح کرے- اور یہ سب سے اعلیٰ مذہب ہے تو یہ کس قدر جھوٹ ہو گا- اور

اس مذہب سے بدتر کوئی مذہب نہیں ہو سکتا۔ پھر اس سے بڑھ کر جنون نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسے مذہب کے ماننے والے یہ کہیں کہ وہ اصلاح کے لئے آیا ہے۔ ایسے لوگوں کو یا تو پاگل کہا جائے گا۔ یا پرلے درجہ کا بے شرم اور بے حیا جو اتنا بھی نہیں جانتے کہ اخلاق کیا ہوتے ہیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ایک شخص یہاں آیا اور کہنے لگا۔ میں نے سلسلہ احمدیہ کو سمجھ لیا ہے اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اپنے علاقہ میں جا کر نہیں بتلاؤں گا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ کیونکہ وہاں ابھی کوئی احمدی نہیں۔ پہلے میں جماعت تیار کروں گا اور پھر ظاہر ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا تم کیا جماعت تیار کرو گے جو اپنے آپ کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ جاؤ ابھی ظاہر ہونے کی جرأت پیدا کرو' پھر بیعت کرنا۔ وہ کسی کا نوکر نہ تھا بلکہ ایک پیشہ ور یعنی سُنار تھا۔ مگر باوجود اس کے میں نے اسے اجازت نہیں دی کہ نفاق سے ان لوگوں میں رہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ گھر پر نماز پڑھ لیا کروں گا۔ مگر میں نے کہا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ تم کون ہو۔

منافقت کی انتہا مگر بہائی بننے والوں نے یہ غداری کی کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمازیں پڑھاتے رہے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو محمد ﷺ کو سچا اور سب نبیوں کا سردار اور قرآن کریم کو قابل عمل مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ قرآن منسوخ ہو گیا اور بہاء اللہ کا درجہ آنحضرت ﷺ سے بڑا ہے۔ وہ غیر احمدی جنہوں نے ہمارے بزرگوں کو قتل کیا ہم اُن کو اِن سے ہزار درجہ اچھا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت سے لیتے ہیں مگر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا ہے کہ ان کی لائی ہوئی شریعت منسوخ ہو گئی۔ اور بہاء اللہ کا درجہ آپ سے بڑا ہے اس کے ساتھ ہمارا ذرا بھی تعلق نہیں ہو سکتا۔ ہمارا قاتل ہم پر کفر کا فتویٰ لگانے والا' ہمیں گھربار سے جُدا کرنے والا ہمیں بیوی بچوں سے علیحدہ کرنے والا' ہمیں دشمن سمجھتا ہے گو ہم اس کو اپنا بھائی ہی سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے تعلق خدا کے لئے ہیں اور سب انسان چونکہ خدا کی مخلوق ہیں اس لئے ہمارے بھائی ہیں لیکن بہائیوں کے متعلق ان کا رویہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ غیر احمدیوں کا یا پیغامیوں کا ہمارے متعلق ہے۔ کونسا دکھ ہے جو غیر احمدیوں نے ہمیں نہیں دیا اور نہیں دے رہے۔ اور پیغامیوں نے ہم سے کونسی کمی کی ہے۔ خواجہ صاحب نے لکھا تھا کہ سب سے بڑا فتنہ یہ مبائعین کا گروہ ہے اور یہ سب سے بدتر ہیں۔ غیر احمدیوں کے متعلق کسے معلوم نہیں کہ جب حضرت مسیح

موعودؑ فوت ہوئے تو انہوں نے آپ کا مصنوعی جنازہ بنایا اور اس طرح ہمارے کلیجوں کو چھلنی کیا۔ مگر بہاء اللہ کے جنازہ میں کئی مسلمان کہلانے والے شریک ہو گئے۔ حالانکہ وہ شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ مگر ہم ان کی تقلید نہیں کر سکتے ان کی مخالفت ہم سے اس لئے نہیں کہ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی غلامی میں نبی آیا بلکہ ذاتی وجوہ کے وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہائیوں کی ہم سے زیادہ مخالفت کرتے مگر ان سے تعلقات رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

ہمارے تعلق خدا کے لئے ہیں!

مگر ہمارے تعلق چونکہ خدا کے لئے ہیں اور جو خدا اور اس کے رسول کو چھوڑتا ہے' اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اس لئے میں نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ احمدی نہیں رہے اس لئے جماعت سے خارج کئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے ہم سے غداری اور فریب کیا ہے اس لئے جماعت ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے۔ سوائے انسانی ضروریات کے کہ جو زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً سودا دینا یا کنویں سے پانی لینے دینا۔ پس ان حقوق کو چھوڑ کر جو تمدنی حقوق ہیں ان کے متعلق میں اعلان کرتا ہوں کہ ان سے کوئی سلوک جائز نہیں۔ مگر یہ انہی کے متعلق ہے بہائیوں کے لئے نہیں۔ ان کو تو ہم چاہتے ہیں کہ تبلیغ کریں۔ مگر ان لوگوں نے جو غداری کی ہے اس کی یہ سزا ہے۔ اور یہ ویسا ہی سلوک ہے جیسا کہ رسول کریمؐ نے تبوک کی جنگ سے پیچھے رہنے والوں سے کیا تھا کہ ان سے بات تک نہ کریں۔ ۹ اُس سے اِن کا جرم بڑا ہے۔ وہ غلطی سے پیچھے رہے تھے مگر اِنہوں نے غداری کی ہے۔

غداری کی تازہ مثال

ان کی غداری کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ اخبار فاروق جو عریاں طور پر احمدیت کی تبلیغ کرنے والا اخبار ہے۔ اور جو غیرت میں اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ بعض اوقات ہم کو اسے روکنا پڑتا ہے۔ اس میں تنخواہ دار ملازم محفوظ الحق نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بہائی مذہب کی تبلیغ کی ہے۔ مگر یہ ظاہر نہیں کیا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ہر احمدی یہی سمجھے گا کہ اس سے مسیح موعودؑ مراد ہیں۔ مگر در اصل اس سے بہاء اللہ مراد لیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اے امتِ مرحومہ! وہ دیکھ اس تیرہ وتاریک رات میں رحمت کا فرشتہ فضل کا چراغ لئے ہوئے دور سے چلا آ رہا ہے۔ اے امتِ مسلمہ! آنکھیں کھول اور دیکھ کہ عنایتِ الٰہی کے بلند

جھنڈے لے کر نصرت خداوندی کا لشکر آپہنچا ہے۔ اسلام کا روحانی تاجدار پھر ظاہر ہو گیا' ربانی فوج جذب حق کے اسلحہ سے مسلح ہو کر نمودار ہو گئی۔ یہ وہ فوج ہے جس کا وعدہ ابتداء سے تھا۔ دیکھو خدا نے اس جماعت کے ظہور کا وعدہ کیسے زبردست الفاظ میں فرمایا ہے۔ وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُوالرَّحْمَةِ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ [۱۰]

(اے محمد ﷺ) تیرا رب غنی اور ذو رحمت ہے۔ اس لئے اس کو پرواہ نہیں۔ چاہے تو اے مسلمانو تمہیں ہلاک کر دے۔ اور جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے۔ جیسا کہ تم کو دوسرے لوگوں کی ذریت سے پیدا کر کے ایک جماعت بنایا ہے بیشک یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جا رہا ہے کہ تمہاری حکومت پر ایک اور جماعت کھڑی کی جاوے گی۔ یہ وعدہ یقیناً ظہور میں آنے والا ہے اور تم کسی طرح اس وعدہ کو پورا ہونے سے نہیں روک سکتے۔

یہ آیت جماعت موعودہ کے ظہور کے لئے نہایت صاف ہے۔ اس کی تائید میں سورۃ محمد کی آخری آیت بھی ہے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۔ [۱۱] اگر اے مسلمانوں تم منہ پھیر لوگے تو خدا تعالیٰ ایک قوم تمہاری جگہ لائے گا جو تم سے بڑھ کر ہو گی۔"

(فاروق ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء)

اس عبارت میں سخت دھوکا دیا گیا ہے۔ کیونکہ سورۃ انعام کی یہ آیت مسلمانوں کے متعلق نہیں بلکہ ان کافروں کے متعلق ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تھے۔ چنانچہ آتا ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ۔ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ۔ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ۔ وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ۔ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ۔ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ [۱۲]

دیکھو جو آیت پیش کی گئی ہے۔ اس سے پہلی آیات کافروں کے متعلق ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے

کہ پہلے بھی رسول آتے رہے ہیں- اب بھی آیا ہے اے لوگو تم ہلاک ہو جاؤ گے اگر تم اس نبی کو نہ مانو گے- تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا کہ تباہ ہو جاؤ گے- پھر اس کے بعد کی آیت یہ ہے قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَکُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کیا صحابہ کو رسول کریم ﷺ کہہ رہے تھے کہ تم اپنے شرک میں مبتلا رہو میں اپنے عمل کرتا ہوں؟ ہرگز نہیں' یہ کفار کے متعلق ہے مگر ان آیتوں کو مسلمانوں پر لگایا جا رہا ہے-

پھر یہ آیت پیش کی ہے- وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ- اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام کو تباہ کر کے ایسی قوم خدا لائے گا جو مسلمانوں سے اچھی ہو گی- حالانکہ یہاں تو یہ بتایا ہے کہ اے مسلمانو اگر تم میں سے کوئی پھر جائے تو اللہ ان کی بجائے اور جماعت لائے گا جو مسلمانوں سے اچھی نہیں ہو گی بلکہ مرتد ہونے والوں سے اچھی ہو گی-

اب دیکھو یہ تنخواہ لے کر کیسی غداری سے بہائی مذہب کی تائید کی گئی ہے- پہلے بھی ایک مضمون فاروق میں چھپا ہے- اس میں بھی یہی غداری کی ہے اور الفضل میں بھی اس نے چند دن کام کیا ہے- اُس وقت کے مضامین کے متعلق بھی اس نے کہا ہے کہ ان میں پہلے بہاء اللہ مد نظر تھا' پھر مرزا صاحب- مگر یہ دونوں باتیں کسی طرح جمع نہیں ہو سکتیں-

فتنہ بہائی کے رونما ہونے کی وجہ

میں سمجھتا ہوں- اس فتنہ کے پیدا ہونے کی غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس مذہب کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے- آج تک جو قوم ہمارے مقابلہ میں آئی اس کو خدا نے تباہ کیا- اب اس کو خدا نے لا کر کھڑا کیا ہے اب بھی ویسی ہی مثال ہو گی کہ ہم کونے کا پتھر ہیں جو اِس پر گرے گا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور جس پر یہ گرے گا وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا- ہم اللہ کے وعدوں اور نصرتوں پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ قوم احمدیہ جماعت کے ذریعہ تھوڑے عرصہ میں مٹائی جائے گی اور اس کا سارا گند ظاہر ہو جائے گا-

(الفضل ۱۱- اپریل ۱۹۲۴ء)

---

۱ ابن ماجه كتاب الفتن باب شدة الزمان

۲ بخاری کتاب التفسیر باب قولہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں روایت کے الفاظ اس طرح ہیں لوکان الایمان عند الثریا لناله رجال او رجل من ھؤلاء

۳

۴ کشتی نوح صفحہ ۲۶ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۴ حاشیہ

۵ کشتی نوح صفحہ ۲۸، ۲۹ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۶، ۲۷

۶ یونس : ۶۹

۷ بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر

۸ الفضل ۳۰۔ نومبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۷

۹ بخاری کتاب المغازی حدیث کعب بن مالک

۱۰ الانعام : ۱۳۴، ۱۳۵

۱۱ محمد : ۳۹

۱۲ الانعام : ۱۳۱ تا ۱۳۶